

تخصیص برتی جاتی ہے۔

خدا کی قسم! وہ ظلم سے نہیں بھاگے اور عدل سے جا کر نہیں چمپے، اور ہم امید وار ہیں کہ اللہ اس معاملہ کی ہر سختی کو آسان اور اس سنگلاخ زمین کو ہمارے لئے ہموار کرے گا، ان شاء اللہ۔ والسلام

--☆☆--

مکتوب (۷۱)

منذر ابن جارود عبدی کے نام، جبکہ اس نے خیانت کی بعض ان چیزوں میں جن کا انتقام آپ نے اس کے سپرد کیا تھا:

واقعہ یہ ہے کہ تمہارے باپ کی سلامت روی نے مجھے تمہارے بارے میں دھوکا دیا۔ میں یہ خیال کرتا تھا کہ تم بھی ان کی روش کی پیروی کرتے اور ان کی راہ پر چلتے ہو گے، مگر اچانک مجھے تمہارے متعلق ایسی اطلاعات ملی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم اپنی خواہش نفسانی کی پیروی سے ہاتھ نہیں اٹھاتے اور آخرت کیلئے کوئی توشہ باقی رکھنا نہیں چاہتے۔ تم اپنی آخرت گنوا کر دنیا بنا رہے ہو اور دین سے رشتہ توڑ کر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر رہے ہو۔

جو مجھے معلوم ہوا ہے اگر وہ سچ ہے تو تمہارے گھر والوں کا اونٹ اور تمہاری جوتی کا تسمہ بھی تم سے بہتر ہے۔ جو تمہارے طور طریقے کا آدمی ہو وہ اس لائق نہیں کہ اس کے ذریعہ کسی رخنہ کو پاٹا جائے یا کوئی کام انجام دیا جائے یا اس کا رتبہ بڑھایا جائے، یا اسے امانت میں شریک کیا جائے یا خیانت کی روک تھام کیلئے اس پر اطمینان کیا جائے۔ لہذا جب میرا یہ خط ملے تو فوراً میرے پاس حاضر جاؤ۔ ان شاء اللہ۔

فَبَعْدًا لَهُمْ وَ سَحَقًا.

إِنَّهُمْ وَ اللَّهُ! لَمْ يَنْفِرُوا مِنْ جَوْرٍ وَ لَمْ يَلْحَقُوا بِعَدْلِ، وَ إِنَّا لَنَنْطَعُ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنْ يُذِلَّ اللَّهُ لَنَا صَعْبَهُ، وَ يُسَهِّلَ لَنَا حَزَنَهُ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَ السَّلَامُ.

-----☆☆-----

(۷۱) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَارُودِ الْعَبْدِيِّ، وَ قَدْ خَانَ فِي بَعْضِ مَا وَ لَّاهُ مِنْ أَعْمَالِهِ:

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ صَلَاحَ أَبِيكَ غَرَبِي مِنْكَ، وَ ظَنَنْتُ أَنَّكَ تَتَّبِعُ هَدْيَهُ، وَ تَسْلُكُ سَبِيلَهُ، فَإِذَا أَنْتَ فِيمَا رُحِّي إِلَيَّ عَنكَ، لَا تَدْعُ لِهَوَاكَ انْقِيَادًا، وَ لَا تُبْقِي لِأَخْرَتِكَ عِتَادًا، تَعْمُرُ دُنْيَاكَ بِخَرَابِ أَخْرَتِكَ، وَ تَصِلُ عَشِيرَتَكَ بِقَطِيعَةِ دِينِكَ.

وَ لَيْسَ كَانَ مَا بَلَغَنِي عَنكَ حَقًّا، لَجَمَلِ أَهْلِكَ وَ شِسْعِ نَعْلِكَ خَيْرٌ مِنْكَ، وَ مَنْ كَانَ بِصِفَتِكَ فَلَيْسَ بِأَهْلٍ أَنْ يُسَدَّ بِهِ ثَعْرٌ، أَوْ يَنْفَذَ بِهِ أَمْرٌ، أَوْ يُعْلَى لَهُ قَدْرٌ، أَوْ يُشْرَكَ فِي أَمَانَةٍ، أَوْ يُؤْمَنَ عَلَى خِيَانَتِهِ، فَاقْبَلِ إِلَيَّ حِينَ يَصِلُ إِلَيْكَ كِتَابِي هَذَا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ ”منذر“ وہی ہے کہ جس کے بارے میں امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا ہے: ”وہ ادھر ادھر اپنے بازوؤں کو بہت دیکھتا ہے اور اپنی دونوں چادروں میں غرور سے جھومتا ہوا چلتا ہے اور اپنی جوتی کے تسموں پر پھونک مارتا رہتا ہے (کہ کہیں اس پر گرد نہ جم جائے)۔“

--☆☆--

مکتوب (۷۲)

عبداللہ ابن عباس رحمہ اللہ کے نام

تم اپنی زندگی کی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے اور نہ اس چیز کو حاصل کر سکتے ہو جو تمہارے مقدر میں نہیں ہے۔

اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ زمانہ دو دنوں پر تقسیم ہے: ایک دن تمہارے موافق اور ایک دن تمہارا مخالف۔ اور دنیا مملکتوں کے انقلاب و انتقال کا گھر ہے۔ اس میں جو چیز تمہارے فائدہ کی ہوگی وہ تمہاری کمزوری و ناتوانی کے باوجود پہنچ کر رہے گی اور جو چیز تمہارے نقصان کی ہوگی اسے تم قوت و طاقت سے بھی نہیں ہٹا سکتے۔

--☆☆--

مکتوب (۷۳)

معاویہ کے نام

میں تم سے سوال و جواب کے تبادلہ اور تمہارے خطوں کو توجہ کے ساتھ سننے میں اپنے طریقہ کار کی کمزوری اور اپنی سمجھ کی غلطی کا احساس کر رہا ہوں، اور تم اپنی جو خواہشوں کے منوانے کے مجھ سے درپے ہوتے ہو اور مجھ سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری کتنے ہوئے ہوتے ہوئے اسے ہو گئے ہو جیسے کوئی گہری نیند میں پڑا خواب دیکھ رہا ہو اور بعد میں اس کے خواب بے حقیقت ثابت ہوں، یا جیسے کوئی حیرت زدہ منہ اٹھائے کھڑا ہو کہ نہ اس کیلئے رفتن ہونہ پائے ماندن اور اسے کچھ خبر نہ

وَ الْمُنْذِرُ هَذَا هُوَ الَّذِي قَالَ فِيهِ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهُ لَنظَارٌ
فِي عِظْفَيْهِ، مُخْتَالٌ فِي بُرْدِيهِ،
تَفَالٌ فِي شِرَاكِيهِ.

-----☆☆-----

(۷۲) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّكَ لَسْتَ بِسَابِقِ أَجْلِكَ، وَ
لَا مَرَزُوقٍ مَّا لَيْسَ لَكَ.

وَ اعْلَمْ بِأَنَّ الدَّهْرَ يَوْمَانِ: يَوْمٌ
لَكَ، وَ يَوْمٌ عَلَيْكَ، وَ أَنَّ الدُّنْيَا
دَارُ دَوْلٍ، فَمَا كَانَ مِنْهَا لَكَ أَتَاكَ
عَلَى ضَعْفِكَ، وَ مَا كَانَ مِنْهَا عَلَيْكَ
لَمْ تَدْفَعْهُ بِقُوَّتِكَ.

-----☆☆-----

(۷۳) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى مُعَاوِيَةَ

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي عَلَى التَّرَدُّدِ فِي
جَوَابِكَ، وَ الْإِسْتِئْذَانِ إِلَى كِتَابِكَ،
لَمْ يَهْنُ رَأْيِي، وَ مُحْطِيٌّ فِرَاسَتِي، وَ
وَ إِنَّكَ إِذْ تُحَاوِلُنِي الْأُمُورَ، وَ
تُرَاجِعُنِي السُّطُورَ، كَأَلَمْ تُسْتَقْبَلِ
النَّائِمِ تَكْذِبُهُ أَحْلَامُهُ، أَوْ
الْمُتَحَيِّرِ الْقَائِمِ يَبْهَظُهُ